

ایک رکن میں 3 مرتبہ پاؤں اٹھا کر کھجانے سے نماز کا حکم

دارالافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat

تاریخ: 22.03.2023

ریفرنس نمبر: FSD-8267

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم نے علمائے کرام سے سنا ہے کہ نماز کے ایک رکن میں تین دفعہ ہاتھ اٹھا کر استعمال کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، تو کیا اگر کوئی شخص نماز کے ایک رکن میں تین دفعہ پاؤں اٹھا کر حرکت دیتا ہے، مثلاً: ابھی رمضان المبارک میں تراویح کے دوران یہ مسئلہ زیادہ درپیش ہوتا ہے کہ مچھر وغیرہ کی وجہ سے بعض لوگ بار بار پاؤں اٹھا کر خارش کرتے ہیں یا مچھر کو بھگانے کی کوشش کرتے ہیں، تو کیا اس طرح تین دفعہ پاؤں اٹھا کر خارش وغیرہ کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اولاً مچھر وغیرہ سے بچاؤ کا کوئی اہتمام کیا جائے، تاکہ نماز میں خشوع و خضوع برقرار رہے، پھر بھی اگر مچھر کے کاٹنے سے خارش ہو، تو ضبط کرنے کی کوشش کرے اور نہ ہو سکے یا اس کے سبب نماز میں دل پریشان ہو، تو ایک رکن میں صرف دو بار تک کھجانے کی اجازت ہے، تیسری بار کھجانے سے نماز فاسد ہو جائے گی، لہذا اگر کوئی شخص نماز میں مچھر بھگانے یا خارش وغیرہ کرنے کی غرض سے ایک رکن میں تین بار پاؤں اٹھا کر حرکت دے، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ نماز میں عمل کثیر (ایسا کام جس کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے سے

ایسا لگے کہ یہ شخص نماز میں نہیں، بلکہ غالب گمان بھی ہو کہ نماز میں نہیں ہے، تب بھی عمل کثیر ہے (سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور عمل کثیر کا تعلق صرف ہاتھوں سے ہی نہیں ہوتا، بلکہ اس کا مفہوم بہت وسیع ہے، ہاتھوں کے ذریعے بھی عمل کثیر ہو سکتا ہے، منہ اور دانتوں کے ذریعے بھی اور پاؤں کے ذریعے بھی (جیسا کہ فقہائے کرام نے صراحت فرمائی ہے)، تو نمازی کسی بھی انداز سے عمل کثیر کا ارتکاب کرے، اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، لہذا اگر کسی نے ایک ہی رکن میں تین دفعہ پاؤں اٹھا کر خارش کی یا چھڑ بھگانے کے لیے تین دفعہ پاؤں اٹھا کر حرکت دی، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

عمل کثیر کی تعریف و حکم کے متعلق در مختار میں ہے: ”(و) یفسدھا (کل عمل کثیر) لیس من أعمالھا ولا صلاحھا، وفيه أقوال خمسة أصحابها (مالايشك) بسببه (الناظر) من بعيد (في فاعله أنه لیس فیھا) وإن شك أنه فیها أم لا فقليل“ ترجمہ: ہر عمل کثیر یعنی جو کام افعال نماز میں سے نہ ہو اور نہ ہی اس کے ذریعے نماز کی اصلاح مقصود ہو، نماز کو فاسد کر دیتا ہے اور عمل کثیر کی تعریف و تشریح کے متعلق پانچ اقوال ہیں، صحیح ترین قول یہ ہے کہ جس کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے والا بغیر شک و شبہ کے سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں اور اگر شک کرے کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو وہ عمل قلیل ہے۔

(در مختار، کتاب الصلاة، جلد 2، صفحہ 464، 465، مطبوعہ کوئٹہ)

ایک رکن میں تین بار کھانے سے نماز فاسد ہونے کے متعلق علامہ محمد بن ابراہیم حلبی رَحْمَةُ اللهِ

تَعَالَى عَلَيْهِ (سال وفات: 956ھ / 1049ء) لکھتے ہیں: ”(ولو حك) المصلي (جسده مرة أو مرتين) متواليتين (لا تفسد) لقلته (و كذا) لا تفسد (إذا فعل) الحك (مرارا غير متواليات) بأن لم يكن في ركن واحد (ولو فعل) ذلك (مرارا متواليات تفسد) لأنه عمل كثير“ ترجمہ: اور اگر نمازی نے اپنے جسم کو مسلسل دو مرتبہ کھجایا، تو عمل قلیل ہونے کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اسی طرح جب یہ کھجانا دو سے زائد چند بار ہو، مگر مسلسل نہ ہو، یعنی ایک رکن میں نہ ہو، تب بھی نماز نہیں ٹوٹے گی اور اگر مسلسل یعنی ایک ہی رکن میں دو بار سے زائد کھجایا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ یہ عمل کثیر ہے۔

(غنية المستملي شرح منية المصلي، مفسدات الصلاة، صفحہ 387، مطبوعہ لاہور)

اگر کسی نے ایک رکن میں تین بار پاؤں اٹھا کر استعمال کیا، تو عمل کثیر کی وجہ سے اس کی نماز فاسد ہو جانے کے متعلق منیة المصلیٰ مع حلبة البجلی، محیط برہانی، عالمگیری وغیرہا کتب فقہ میں ہے، واللفظ للاول: ”إن حرك رجله قليلاً لا تفسد صلاته، وإن فعل ذلك كثيراً تفسد، وكذا فيما ينبغى اذا حرك رجلاً واحدة كثيراً، وهذا القول الاخير أوجه وهو يتفرع على تفسير الكثیر بما لو نظر اليه الناظر تيقن انه ليس فى الصلاة“ ترجمہ: اگر کسی نے نماز میں اپنے دونوں پاؤں کو قلیل (یعنی ایک یا دو دفعہ) حرکت دی، تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر زیادہ بار حرکت دی، تو نماز فاسد ہو جائے گی، یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا جب ایک ہی پاؤں کو زیادہ (یعنی تین یا اس سے زیادہ دفعہ) حرکت دی اور یہ حکم عمل کثیر کی اس تعریف "جس کام کے کرنے سے (دور سے) دیکھنے والا یقین کر لے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے" سے متفرع ہوا ہے۔

(حلبة المجلیٰ مع منیة المصلیٰ، کتاب الصلاة، فصل فیما یفسد الصلاة، جلد 2، صفحہ 410، مطبوعہ بیروت)

عمل کثیر کا تعلق صرف ہاتھوں سے ہی نہیں، بلکہ نماز میں کسی بھی انداز میں عمل کثیر کا ارتکاب

نماز کو فاسد کر دیتا ہے، فقہائے کرام نے ہاتھوں کے علاوہ مختلف اعضا کے ذریعے عمل کثیر کی صورتیں بیان فرمائیں، چنانچہ محیط برہانی میں ہے: ”إن حرك رجله قليلاً لا تفسد صلاته، وإن فعل ذلك كثيراً تفسد صلاته، ولو أكل أو شرب عامداً أو ناسياً فسدت صلاته، لأن هذا ليس من أعمال الصلاة وهو كثير عمل اليد والفم والأسنان وفي الأصل إن كان بين أسنانه شيء فابتلعه لا تفسد صلاته؛ لأن ما بين أسنانه تبع لريقه، ولهذا لا يفسد به الصوم قالوا: وهذا إذا كان ما بين أسنانه قليلاً دون الحمصة، لأنه يبقى بين الأسنان، فأما إذا كان أكثر من ذلك تفسد صلاته“ ترجمہ: اگر کسی نے نماز میں اپنے پاؤں کو کم حرکت دی (ایک یا دو دفعہ)، تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر یہ زیادہ دفعہ کیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی نے جان بوجھ کر یا بھولے سے کھایا پیا، تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی، اس لیے کہ یہ افعال نماز میں سے نہیں ہے اور یہ ہاتھ، منہ اور دانتوں کا عمل کثیر ہے اور کتاب الاصل میں ہے: اگر دانتوں کے درمیان کوئی چیز ہو اور نمازی اس کو نگل لے، تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ جو چیز دانتوں کے

درمیان پھنس جائے وہ تھوک کے تابع ہوتی ہے، اسی وجہ سے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، فقہائے کرام فرماتے ہیں یہ عدم فساد کا حکم تب ہے جب وہ چیز چنے کی مقدار سے کم ہو، اس لیے کہ اتنی کم مقدار دانتوں میں رہ ہی جاتی ہے، البتہ اگر مقدار زیادہ ہو، تو نماز فاسد ہو جائے گی (کیونکہ نماز میں زیادہ مقدار کا نکل جانا عمل کثیر ہوگا)۔ (محیط برہانی، کتاب الصلاة، جلد 1، صفحہ 396، مطبوعہ بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے سوال ہوا کہ نماز میں بار بار خارش ہو رہی ہو، تو کیا کرے، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”ضبط کرے، اور نہ ہو سکے یا اس کے سبب نماز میں دل پریشان ہو، تو کھجالے، مگر ایک رکن، مثلاً قیام یا قعود یا رکوع یا سجود میں تین بار نہ کھجاوے، دوبار تک اجازت ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 384، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ



کتبہ

مفتی محمد قاسم عطاری

29 شعبان المعظم 1444ھ / 22 مارچ 2023ء